فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
دارالافتاء جامعہ نعیمیہ

# کسی کا یہ کہنا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں

## سوال:

ایک شخص دو آدمیوں کے سامنے الگ الگ وقت اور الگ الگ جگہ پر ایک سے کہتا ہے: ''میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں''، اور دوسرے کو کہتا ہے: ''تم میرے گواہ ہو، میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے''، جبکہ اس شخص نے نہ تو اپنی بیوی کو آمنے سامنے طلاق دی اور نہ تحریری طور پر دی اور نہ کسی میسیج کے ذریعے دی۔
کیا اس کی بیوی کو طلاق واقع ہوگئی یا نہیں، ازراہِ کرم قرآن وسنّت اور فقہِ اسلامی کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائیں، (محمد حنیف، راولا دھڑہ، نیریاں شریف، آزاد کشمیر )۔

## جواب:

یہ بات ذہن نشین رہے کہ طلاق واقع ہونے کے لیے بیوی کا سامنے موجود ہونا یا بیوی کا خود سننا یا گواہوں کے سامنے طلاق دینا یا بیوی کا قبول کرنا، کچھ شرط نہیں ہے، طلاق کا دائرمدار خاوند کے تلفظ پر ہے۔
علامہ علاء الدین حصکفی لکھتے ہیں: ''لِاَنَّ رُکْنَ الطَّلَاقِ اللَّفْظُ أَوْ مَا یَقُوْمُ مَقَامَہٗ''۔
ترجمہ: ''کیونکہ طلاق کا رکن تلفظ کرنا یعنی منہ سے بولنا ہے یا جو تلفظ کے قائم مقام ہو، (دُرِّ مختار، ج:3،ص:247)''۔
علامہ سرخسی لکھتے ہیں: ''أَنَّ مَنْ أَقَرَّ بِطَلَاقٍ سَابِقٍ یَکُوْنُ ذٰلِكَ إِیْقَاعًا مِنْهُ فِی الْحَالِ ''۔
ترجمہ: ''جو شخص گزشتہ زمانے میں طلاق کا اقرار کرے تو یہ اس کی جانب سے فی الحال طلاق کو واقع کرنا ہوگا''۔
(اَلْمَبْسُوْط: ج:6،ص:133)
لہٰذا اگر آپ کی بیان کردہ صورت مسئلہ درست ہے تو اُس شخص کی بیوی کو تین طلاقیں واقع ہو چکی ہیں، وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔
البتہ طلاق دیتے یا طلاق سے رجوع کرتے وقت گواہ بنالینا مستحب ہے، کیونکہ اس سے فتنے کا سدِّ باب ہوتا ہے اور تنازعات جنم نہیں لیتے، پس گواہ بنانے کا حکم استحبابی ہے، ایجابی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
''فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ۬ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا''۔
ترجمہ: ''پھر جب وہ تکمیلِ عدت کو پہنچنے لگیں تو اُن کو اچھائی کے ساتھ روک لو یا اُن کو دستور کے مطابق جدا کردو اور اپنے میں سے دو قابلِ اعتماد آدمیوں کو گواہ بنالو اور اللہ ہی کے لیے گواہ لو، یہ اُن لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان لاتے ہیں اور جو اللہ سے ڈرے، اللہ اُس کے لیے نجات کی راہ پیدا کردیتا ہے، (الطلاق:2)''۔
نوٹ: فقہ حنفی کی رو سے گواہ مقرر کرنے کا حکم استحباب اور احتیاط کے طور پر ہے تاکہ ممکنہ طور پر پیش آنے والے تنازع کا سدِّ باب ہوسکے، طلاق اور رجعت کے وقت گواہ مقرر کرنا واجب نہیں ہے۔

جاری ہے-----

علامہ احمد بن علی ابو بکر الرازی الجصاص الحنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''وَجَبَ أَنْ تَجُوْزَ بِغَيْرِ إِشْهَادٍ وَأَيْضًا لَمَّا أَمَرَ اللهُ بِالْإِشْهَادِ عَلَى الْإِمْسَاكِ أَوِ الْفُرْقَةِ احْتِيَاطًا لَهُمَا وَنَفْيًا لِلتُّهْمَةِ عَنْهُمَا إِذَا عُلِمَ الطَّلَاقُ وَلَمْ يُعْلَمِ الرَّجْعَةُ أَوْ لَمْ يُعْلَمِ الطَّلَاقُ وَالْفِرَاقُ فَلَا يُؤْمَنُ التَّجَاحُدُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ مَعْنَى الِاحْتِيَاطِ فِيهِمَا مَقْصُورًا عَلَى الْإِشْهَادِ فِي حَالِ الرَّجْعَةِ أَوِ الْفُرْقَةِ بَلْ يَكُوْنُ الِاحْتِيَاطُ بَاقِيًا وَإِنْ أَشْهَدَ بَعْدَهُمَا وَجَبَ أَنْ لَا يَخْتَلِفَ حُكْمُهُمَا إِذَا أَشْهَدَ بَعْدَ الرَّجْعَةِ بِسَاعَةٍ أَوْ سَاعَتَيْنِ وَلَا نَعْلَمُ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ خِلَافًا فِي صِحَّةِ وُقُوعِ الرَّجْعَةِ بِغَيْرِ شُهُودٍ''۔

ترجمہ: ''لازم ہے کہ طلاق اور رجوع گواہ کے بغیر بھی جائز ہو اور اللہ تعالیٰ نے طلاق کے بعد رجوع یا جدائی کے لیے جو گواہ بنانے کا حکم فرمایا، وہ احتیاط کی بنا پر ہے تاکہ جس کو طلاق کا علم تو ہو، لیکن رجوع کا علم نہ ہو، وہ رجوع کی صورت میں ان پر تہمت نہ لگائے اور ان دونوں میں سے کوئی طلاق یا رجوع کا انکار نہ کرے اور احتیاط کا مدار رجوع یا جدائی کی صورت میں گواہ بنانے پر ہی نہیں ہے، اگر رجوع یا جدائی کے بعد بھی گواہ بنایا تو ضروری ہے کہ دونوں کے حکم میں اختلاف نہ ہو، جبکہ رجوع کے ایک دو ساعت بعد گواہ بنائے اور ہمارے علم کے مطابق گواہوں کے بغیر رجوع کے صحیح ہونے کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے''۔

(اَحکامُ القُرآن، ج:5،ص:351)

یہ وضاحت ہم نے اس لیے کی کہ بہت سے لوگ آکر کہتے ہیں کہ شوہر نے بیوی کو ڈاک سے طلاق نامہ بھیجا، مگر انہوں نے وصول کرنے سے انکار کردیا یا ان کو ملا ہی نہیں، اسی طرح کہا جاتا ہے: شوہر نے طلاق دی مگر بیوی کو اس کا علم نہیں ہوا، تو بیوی کو طلاق یا رجوع کے بارے میں بتانا یا اُس پر گواہ بنانا اچھی بات ہے تاکہ نہ کوئی نزاع پیدا ہو اور نہ کسی کے دل میں بدگمانی آئے، لیکن شوہر کی طرف سے طلاق کے کلمات بولنے پر طلاق کا مؤثر ہونا گواہ بنانے یا اطلاع دینے یا طلاق نامہ وصول ہونے یا نہ ہونے پر موقوف نہیں ہے۔

مفتی منیب الرحمٰن

رئیس دارالافتاء

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کراچی

دارالافتاء